احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 16 جولائی 2003ء 15 جمادی الاول 1424 ہجری-16 وفا 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 158

بدھ 16 جولائی 2003ء

صبر پر قائم رہو

حضرت عبداللہ بن اوفیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اے لوگو دشمن سے مڈھ بھیڑ کی آرزو نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ سے خیروعافیت کی دعا مانگو لیکن دشمن کا مقابلہ کرنا ہی پڑے تو صبر کا مظاہرہ کرو اور سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الجہاد باب کراھۃ تمنی لقاء العدو حدیث نمبر 3276)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں ابھی جماعت میں بزدلی کو دیکھتا ہوں اور جب تک یہ بزدلی دور نہ ہو۔ اور عبداللطیف کا سا ایمان پیدا نہ ہو۔ یقیناً یاد رکھو کہ وہ اس سلسلہ میں داخل نہیں ہے (۔) مومنوں میں وہ اس وقت داخل ہوں گے جب وہ اپنی نسبت یہ یقین کر لیں گے کہ ہم مردے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب دشمنوں کے مقابلہ پر جاتے تھے وہ ایسے معلوم ہوتے تھے کہ گویا گھوڑوں پر مردے سوار ہیں اور وہ سمجھتے تھے کہ اب ہم کو موت ہی اس میدان سے الگ کرے گی۔

اللہ تعالیٰ لاف وگزاف کو پسند نہیں کرتا وہ دل کی اندرونی حالت کو دیکھتا ہے کہ اس میں ایمان کا کیا رنگ ہے۔ جب ایمان قوی ہو تو استقامت اور استقلال پیدا ہوتا ہے اور پھر انسان اپنی جان و مال کو ہرگز اس ایمان کے مقابلہ میں عزیز نہیں رکھ سکتا اور استقامت ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا، لیکن جب استقامت ہوتی ہے تو پھر انعامات الٰہیہ کا دروازہ کھلتا ہے۔ دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں مکالمات الٰہیہ کا شرف بھی دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ استقامت والے سے خوارق کا صدور ہونے لگتا ہے۔ ظاہری حالت اگر اپنی جگہ کوئی چیز ہوتی اور اس کی قدر و قیمت ہوتی تو ظاہرداری میں تو سب کے سب شریک ہیں۔ عام (لوگ) نمازوں میں ہمارے ساتھ شریک ہیں، لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک شرف اور بزرگی اندرونہ سے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے فرمایا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور بزرگی ظاہری نماز اور اعمال سے نہیں ہے بلکہ اس کی فضیلت اور بزرگی اس چیز سے ہے جو اس کے دل میں ہے۔

حقیقت میں یہ بات بالکل صحیح ہے کہ شرف اور علو دل ہی کی بات سے مخصوص ہے۔ مثلاً ایک شخص کے دو خدمتگار ہوں اور ان میں سے ایک خدمت گار تو ایسا ہو جو ہر وقت حاضر رہے اور بڑی جانفشانی سے ہر ایک خدمت کے کرنے کو حاضر اور تیار ہے اور دوسرا ایسا ہے کہ کبھی کبھی آ جاتا ہے۔ ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے جو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے۔ آقا بھی خوب جانتا ہے کہ یہ محض ایک مزدور ہے جو دن پورے ہو جانے پر تنخواہ لینے والا ہے اور اسی کے لئے کام کرتا ہے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ اس کے نزدیک قدر و قیمت اور محبت اسی سے ہوگی جو محنت اور جانفشانی سے کام کرتا ہے نہ کہ اس مزدور سے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 515)

تیسرا سالانہ تربیتی پروگرام

واقفین نو پاکستان

✿ خدا تعالیٰ کے فضل سے کلاس دہم کے واقفین نو پاکستان کا تیسرا سالانہ تربیتی پروگرام مورخہ 11 تا 13 جولائی 2003ء ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوا۔ وکالت وقف نو تحریک جدید کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے اس تربیتی پروگرام میں علمی مقابلہ جات تحریری امتحان انٹرویو کیریئر پلاننگ، سلائیڈ پروگرام، اور تقاریر علماء سلسلہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے 11 جولائی کو ساڑھے چھ بجے شام کیا۔ آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں واقفین نو کو قرآن کریم ناظرہ باترجمہ پڑھنے، مطالعہ کتب خصوصاً ملفوظات حضرت مسیح موعود اور محنت کی عادت ڈالنے کی طرف توجہ دلائی، نیز یہ کہ اپنی روحانی ترقی اور اپنے وقف کے عہد کو نبھانے کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں۔

دور و نزدیک کے اضلاع سے آنے والے واقفین نو نے تربیتی پروگرام کے تینوں دن کارروائی میں بھرپور حصہ لیا۔ اختتامی تقریب 14 جولائی 2003ء کو پونے نو بجے صبح منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب قائمقام وکیل وقف نو نے رپورٹ میں بتایا کہ امسال پاکستان کے 34 اضلاع کے 288 اور ربوہ کے 182 واقفین نو سمیت کل 470 واقفین نو بچوں نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی نے علمی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے اور اپنے خطاب میں وقف کی اہمیت اور برکات بیان کرتے ہوئے واقفین نو کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ یہ سہ روزہ تربیتی پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

✿ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے انٹرویو 9۔ اگست 2003ء بروز ہفتہ وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1994ء ①

___ یہ سال جماعت احمدیہ نے کسوف وخسوف (چاند سورج گرہن 1894ء) کی صد سالہ سالگرہ کے طور پر منایا اور تمام دنیا میں اس حوالہ سے تقریبات منعقد کی گئیں۔

4 جنوری لاہور کے ایک احمدی طالب علم پر تشدد کیا گیا۔

7 جنوری ایم ٹی اے کی باقاعدہ نشریات کا آغاز ہوا۔ یورپ میں روزانہ 3 گھنٹے اور ایشیا اور افریقہ میں 12 گھنٹے کا پروگرام نشر ہونے لگا۔

___ ایم ٹی اے کے اجراء کے بعد حضور روزانہ رات 8 تا 9 بجے ٹی وی پر رونق افروز ہو کر احباب جماعت سے گفتگو کرتے رہے۔ یہ پروگرام پہلے بات چیت اور پھر ملاقات کے نام سے نشر ہوتا رہا۔

7 جنوری لندن سے ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا اجراء۔ حضرت مسیح موعود کے الہام ''دیکھو میرے دوستو اخبار شائع ہو گیا'' کے اعداد پورے 1994ء بنتے ہیں۔

14 جنوری ریویو آف ریلیجنز لندن سے 10 ہزار کی تعداد میں شائع ہونے لگا۔

14 جنوری چک 5/14-L ضلع ساہیوال میں ایک احمدی کی تدفین میں رکاوٹ ڈالی گئی۔

15 جنوری روزنامہ الفضل اور ماہنامہ انصار اللہ پر مقدمہ کا اندراج۔

21 جنوری مجلس انصار اللہ بھارت کا تیسرا سالانہ اجتماع۔

21 جنوری روزنامہ الفضل کے خلاف ایک اور مقدمہ درج ہوا۔

23 جنوری حضور نے ایم ٹی اے کے ذریعہ احمدیت پر کئے جانے والے اعتراضات کا جواب دینا شروع کیا۔

24 جنوری لاہور میں 3 احمدی طالب علموں کو سخت زخمی کیا گیا۔

کیم فروری حضرت شیخ مسعود الرحمان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

2 فروری رانا ریاض احمد صاحب کو لاہور میں شہید کر دیا گیا۔

4 فروری خدام الاحمدیہ برطانیہ کا ایک وفد یوگوسلاویہ کے مظلوم باشندوں کے لئے ضروری سامان لے کر روانہ ہوا۔

7 فروری احمد نصر اللہ صاحب کو لاہور میں شہید کر دیا گیا۔

7 فروری الفضل کے ایڈیٹر نسیم سیفی صاحب، پبلشر و مینیجر آغا سیف اللہ صاحب پرنٹر قاضی منیر احمد صاحب، ایڈیٹر ماہنامہ انصار اللہ محمد الدین ناز صاحب اور پبلشر انصار اللہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب کو گرفتار کر لیا گیا۔ 22 فروری کو انہیں ہتھکڑی لگا کر عدالت میں پیش کیا گیا۔ حضور نے ایم ٹی اے پر ان کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ 8 مارچ کو ان کی رہائی عمل میں آئی۔

9 تا 11 فروری 9 فروری سے خدام الاحمدیہ کے تحت سالانہ کھیلیں جاری تھیں کہ 10 فروری کو حکومت کی طرف سے پابندی لگا دی گئی۔

ترستی ہے ترے عکس کو آنکھ

بادباں بھی وہی، ناؤ بھی کنارے بھی وہی
غم کا ساگر بھی وہی، موج کے دھارے بھی وہی

مہرباں دیکھ! ترستی ہے ترے عکس کو آنکھ
چاندنی رات وہی، چاند ستارے بھی وہی

ایستادہ سر راہے ترے مہجور۔ ہنوز
دیدہ و قلب وہی، دید کے مارے بھی وہی

ایک تو ہی نہیں اس کلبۂ احزاں میں۔ ولیک
شیشہ و مے بھی وہی، مے کے دلادے بھی وہی

چوٹ بھی پہلی، مرے چارہ گراں بھی پہلے
درد بھی ویسا، غم درد کے مارے بھی وہی

تو وہی، تیری جدائی، تری یادیں بھی وہی
ہم وہی، دل بھی وہی، دل کے سہارے بھی وہی

لوٹ کے کوئی نہ آیا کبھی پردیسوں سے
منزلیں بھی وہی، رستے بھی، اشارے بھی وہی

غیر تبدیل ہے یہ سنت مغروب و طلوع
آمدورفت وہی، نور نظارے بھی وہی

ذات مولا کے سوا کس کو بقا ہے؟ ساحرؔ!
لائق حمد وہی حمد کے وارے بھی وہی

ایچ۔آر۔ساحرؔ

خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو

☆ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''دنیا میں خدا تعالیٰ کو قریباً ہر گھر سے اور ہر ملک سے نکال دیا گیا ہے۔ اے احمدی مخلصو! خدا تعالیٰ نے تم کو مقرر کیا ہے کہ خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو۔ کیا تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر تم خدا کو اس کے گھر میں داخل نہ کرو گے۔'' (انیس سالہ کتاب ص 51) (وکیل المال اول تحریک)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

طاری سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع تک۔ طویل مسافت کا سلسلہ

سیدنا طاہر کی خلافت سے پہلے اور بعد کی شفقتوں، محبتوں اور خوبصورت پرانی یادوں کا تذکرہ

محترمہ قدسیہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مرزا مجید احمد صاحب

کئی تعلق اور کئی محبتیں اس خلافت کے ساتھ وابستہ تھیں۔ تقریباً لڑکپن کا تعلق۔ دوسرا خلافت کا تعلق جو سب سے بڑھ کر تھا۔ پھر قادر کی شہادت پر جو ہم سے غیر معمولی ہمدردی کی۔ حقیقت میں زخموں پر مرہم لگا دی۔ ایک تصویر کی طرح خلافت تک پرانے زمانے کے نظارے سامنے آتے رہے۔ ہم تقریباً ہم عمر تھے۔ وہ دور ختم ہوا تو پھر دیکھا کہ امی (حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ) بیٹھی ہیں اور (طاری) کی بیعت کر رہی ہیں۔ امی کے پیچھے میں بیٹھی تھی۔ امی نے حضرت مسیح موعود کی انگوٹھی آپ کو پہنائی اور بیعت کی۔ ساری پچھلی زندگی ایک فلم کی طرح سامنے سے گزرتی رہی اور ساٹھ سال کے بعد اس فلم کا اختتام ہوگیا۔ ہمارے زمانہ میں اپنے کزن سے بھی پردہ ہوتا تھا۔ ماں باپ نے پردہ کے معاملہ میں بڑی سختی کی ہوئی تھی۔ ایک دو کزن ایسے تھے جن سے بے تکلفی تھی۔ ہنسی مذاق تھا۔ خط و کتابت بھی ہوتی تھی، اور ماں باپ کی طرف سے کوئی پابندی نہ تھی۔ ان میں سے ایک خلیفۃ المسیح الرابع اور اس وقت کے ہمارے ''طاری'' تھے۔ آپ کی وفات کے بعد رات کو دو بجے تک آپ کے خطوط پڑھتی رہی۔ ہمیشہ ایسے وقت میں انسان اپنے بچپن کی طرف چلا جاتا ہے۔ وہ خط نکالے۔ (جو طاری نے لکھے تھے) آپ کی طبیعت میں بے حد مذاق تھا۔ اس صدمے میں بھی میں خط پڑھ کر اکیلی ہی ہنس رہی تھی۔ ایک خط میں سب کزن کی تصاویر بنائیں اور ہر ایک کی خصوصیت تصویر کے نیچے لکھی۔ ایک کزن اپنے خیالوں میں مگن رہنے والی تھیں۔ ان کی تصویر کے نیچے لکھا۔

ہے آدمی بجائے خود ایک محشر خیال
ہم انجمن سمجھتے ہیں خلوت ہی کیوں نہ ہو

میں ان دنوں بیمار تھی۔ میری تصویر بنائی اور نیچے یہ شعر لکھا

زہر لگتی ہے مجھے آب و ہوائے زندگی
یعنی تجھ سے تھی اسے ناسازگاری قدسیہ

ایک جگہ بہت ہی حسن ظن سے کام لیتے ہوئے لکھتے ہیں

قدسیہ زاہدہ، نیک دل، بد خشک

میری حیثیت بد خشک اس لئے لکھا تھا کہ میں سنجیدہ اور ... والی ہوتی تھی۔

ایک خط میں لکھتے ہیں کتاب واپس کر رہا ہوں۔ وعدہ کے مطابق بغیر ختم کئے ہی بھیج رہا ہوں بات یوں ہوئی کہ یہاں آتے ہی اتنا کام پڑا۔ تم جانتی ہی ہو کہ میں کتنے کام کا آدمی ہوں۔ امید ہے تمہیں میرے وعدے اور وقت کا یقین آ گیا ہوگا۔ اگر اس دفعہ کی طرح 4/5 دن کی مہلت دے دیا کرو تو بغیر پڑھے ہی واپس کر دیا کروں گا۔ یہ کتاب اب تک جتنی بھی میں نے پڑھی ہے اس سے ایک نتیجہ تو یقینی طور پر نکلتا ہے کہ یا تو یہ کتاب طربیہ ہے یا المیہ۔

ہم پارٹیشن کے فوراً بعد سندھ گئے وہاں آپ بھی آ گئے ہم نے ایک پرندہ (نقل پان) پکڑا۔ وہ کچھ زخمی تھا۔ علاج معالجہ کا اس وقت بھی شوق تھا۔ اس کا علاج کیا مگر وہ بچ نہ سکا۔ ہم نے اس کی قبر بنائی اور بڑے اہتمام سے اسے دفن کیا اور کہا ہم دوبارہ آئیں گے۔ مگر پھر اکٹھے جانا نہ ہوا میں نے پہلے بھی ایک دفعہ ذکر کیا تھا کہ ہم لوگوں کے شوق اور خوشیاں بہت معصوم ہوتی تھیں۔

سندھ میں اونٹوں اور گھوڑوں کی سواری کی۔ شکار کئے۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے بندوق چلائی۔ پرندہ اور میں دونوں ہی گر گئے۔ اتنے زور کا بندوق کا دھکا تھا۔ اور اس طرح آپ کو ایک اور مذاق کی بات ہاتھ آ گئی۔ سیریں کیں۔ پکنک پر گئے۔ ایک دفعہ ڈھورے پر گئے۔

امی۔ ابا بھی ساتھ تھے وہ نظارہ مجھے لگتا ہے۔ میں آج بھی دیکھ رہی ہوں۔ واپس جا کر امی کو خط لکھا ''لوگ کہتے ہیں سندھ جنگل بیابان میں کیا کسی کا دل لگے گا۔ مگر میں کہتا ہوں کہ

کم نہیں وہ بھی خرابی میں یہ وسعت معلوم؟
دشت میں تھا مجھے وہ عیش کہ گھر یاد نہ تھا

ہم افریقہ گئے تو میں بعد میں گئی تھی جاتے ہوئے راستہ میں لندن ٹھہری تھی اس وقت آپ پڑھائی کے لئے لندن گئے ہوئے تھے ایئر پورٹ پر لینے آئے ہوئے تھے۔ رحمٰن صاحب کی گاڑی میں پکاڈلی وغیرہ ہوتے ہوئے مشن ہاؤس آئے۔ لمبا روٹ لیا کہ لندن رات کو کیسا لگتا ہے؟

مجھے راستہ میں پوچھنے لگے کہ کتنے پونڈ لائی ہو؟ اس زمانہ میں پونڈ بہت کم ملتے تھے۔ مجھے دیئے۔ اس طرح خوش ہوئے جیسے دونوں کی غنیمت ہو۔ کیونکہ آپس میں قرض چلتا رہتا تھا۔

1950ء کا ایک خط ہے کہ آج تمہارے پانچ روپے تمہیں کیا پتہ کہ کتنے شکریہ کے ساتھ واپس کر رہا ہوں۔ پانچ تمہارے ہیں اور چھٹا موجن کا۔

یہاں کوئی کام ہو تو بے تکلفی سے لکھ دینا۔ گو میں کروں یا نہ کروں۔ یہ اور بات ہے......

لندن میں مجھے کہا کہ میں نے اپنے کلاس فیلوز کی پارٹی کرنی ہے۔ سموسے تم نے بنانے ہیں۔ پارٹی ہوئی۔ مختلف لوگوں نے چیزیں بنائیں۔ سموسے میں نے بنائے۔ پارٹی بھی بے حد کامیاب رہی۔ بہت خوش تھے۔ بتاتے تھے کہ سب پوچھتے تھے کہ اس تھیلی میں قیمہ کس طرح ڈالا تھا

1948ء میں پارٹیشن کے فوراً بعد میں بہت بیمار ہوئی تھی اور ہسپتال میں داخل تھی۔ آپ جب بھی آتے پھول لے آتے پھر جب میں دل کے آپریشن کے لئے لندن گئی ہسپتال آپ کی طرف سے پھول آئے اور کارڈ پر Get well Soon لکھا تھا۔ خدا کے فضل سے آپریشن کامیاب رہا اور دس دن بعد واپس گھر آ گئی تو پھر آپ کی طرف سے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے کوئی صاحب پھول لے کر آئے کہ حضور نے بھجوائے ہیں۔ پھولوں کا خوبصورت گلدستہ کارڈ کے ساتھ تھا، میری بیٹی میرے ساتھ گئی ہوئی تھی۔ مجھے پچاس سال پہلے کے پھول یاد آئے جو 1948ء میں دیئے تھے۔ اور اب 98ء میں آپریشن ہوا تو دوبارہ پھول آئے۔ میں نے چوچو (اپنی بیٹی سے کہا) چوچو یہ پھول پھینکنے نہیں۔ پچاس سال بعد دوبارہ پھول آئے ہیں اب پھر پچاس سال تو آنے نہیں میں یہ پھول ساتھ پاکستان لے کر جاؤں گی چوچو مشن ہاؤس گئی تو آپ کو بتایا کہ امی وہ پھول پاکستان ساتھ لے کر جا رہی ہیں۔ کہ اب پچاس سال تو نہ آنے ہیں اور نہ پھول ملنے ہیں آپ بہت ہنسے۔ وہ پھول اور کارڈ اب تک میرے پاس پڑے ہیں۔ خوبصورت پھولوں کا گچھ تھا۔ جو میں نے خشک کر کے رکھا ہوا ہے۔

انسان بھی کتنا ناپائیدار ہے وہ خشک پھول پڑے ہیں۔ دینے والا چلا گیا، مگر اس کی یادیں اس کے کام اس کا نام ہمیشہ باقی رہے گا۔

کلام طاہر کا نیا ایڈیشن چھپا تو مجھے عید کا تحفہ بھجوایا اس پر لکھا تھا میں باقاعدہ آپ سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور آپ کو سب پیاروں کے غم اور فکر سے نجات بخشے۔ اپنی کتاب ''کلام طاہر'' کا نیا ایڈیشن عید مبارک کے ساتھ بھجوا رہا ہوں۔ اس میں آپ کی محبوب نظم بھی شامل ہے۔ جس کا عنوان تھا بدلا ہوا محبوب کسی زمانہ میں یہ آپ کو بہت پسند ہوا کرتی تھی۔

یہ کتاب میں نے 2/3 دن میں ہی ختم کی۔ آپ کو شکریہ کا خط لکھا۔ میری عادت نہیں کہ منہ پر تعریف کروں۔ مگر اس دفعہ میں رہ نہ سکی اور میں نے آپ کو خط لکھا کہ میں نے آپ کی پوری کتاب دو دن میں پڑھ لی۔ بے حد اچھی لگی۔ اور یہ حقیقت ہے کہ آپ ایک ہشت پہلو ہیرا ہیں۔ جس کی کئی طرف شعاعیں نکلتی ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپ کو حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے علاوہ اپنی ماں کی دعائیں بھی لگی ہیں۔ دعا کریں میری اولاد کے حق میں بھی خدا میری دعائیں سن لے۔ میں تو دعا بھی یہی مانگتی ہوں کہ اے خدا حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے وارث میری اولاد کو بنانا۔

میں تین ساڑھے تین سال پہلے لندن گئی۔ تو رات کے کھانے پر تقریباً سارا خاندان اکٹھا تھا۔ میرا کسی بات پر دل دکھا۔ اب دل کا کیا قصور بعض دفعہ بغیر دکھائے ہی دکھ جاتا ہے۔ ڈیپریشن سا ہو گیا۔ گھر آ کر نماز پڑھی تو رو رو کر دعائیں کیں۔ اللہ سے باتیں کیں۔ دکھ سکھ کئے۔ دوسرے دن مشن ہاؤس گئی۔ تو میں اوپر ڈرائنگ روم میں کھڑی تھی۔ پاس شاید چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی کی بیگم تھیں۔ Passage سے گزرتے گزرتے مجھے کہنے لگے۔ میں نے رات تمہارے لئے بہت اچھی خواب دیکھی ہے۔ پھر بتاؤں گا۔ رات کو کھانے پر بھائی مظفر، آپا قیوم وغیرہ اور دوسرے عزیز بھی تھے۔ کہنے لگے بہت اچھی خواب دیکھی ہے۔ مگر سب کے سامنے نہیں سناؤں گا۔ نظر لگ جائے گی۔ پھر حضرت یوسف کی خواب کا ذکر کیا۔ جو ان کے والد صاحب نے منع کیا تھا۔ مجھے بے حد اشتیاق تھا کہ خواب سنوں۔ میں نے کہا کہ میں تو کل امریکہ جا رہی ہوں۔ پھر آپ مجھے لکھ کر امریکہ بھجوا دیں میرے اشتیاق کا پتہ چل گیا تھا۔

باقی صفحہ 6 پر

تبرکات

سیدنا حضرت مسیح موعود کے جلیل القدر رفیق اور برادر نسبتی

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب

محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب

مقدس خاندان

حضرت میر صاحب ایک کامل ولی تھے تقویٰ و طہارت میں ممتاز، علم وحکمت میں بے مثال اور قابلیت میں حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک۔ آپ کی خاندانی وجاہت تاریخ کا ایک سنہری باب ہے۔ حضرت علیؓ آپ کے جد امجد ہیں۔ سید بہاؤالدین نقشبند جو نقشبندی سلسلہ کے بانی ہیں۔ اس خاندان کے ایک مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ اس سلسلہ نے دین حق کی جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ ہندوستان کی مذہبی تاریخ جاننے والوں سے پوشیدہ نہیں۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اسی سلسلہ کے مشہور رہنما ہیں۔ جنہوں نے اکبر اور جہانگیر کے زمانہ میں خلاف اسلام فتنوں کا بڑی پامردی سے مقابلہ کیا اور اسلام کی اشاعت میں بے نظیر خدمات سرانجام دیں۔ خواجہ بہاؤالدین نقشبند کی اولاد میں خواجہ محمد ناصر دہلوی اور ان کے بیٹے اردو کے باکمال شاعر حضرت خواجہ میر درد صاحب دہلوی اپنے زمانہ کے پاک باز بزرگ اور مشہور صوفی تھے۔ خواجہ محمدؒ ناصر کو ایک بار کشف میں حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا ایک خاص نعمت تھی جو خانوادۂ نبوت نے تیرے واسطے محفوظ رکھی تھی اس کی ابتداء تجھ سے ہوئی اور انجام اس کا مہدی موعود پر ہوگا۔ یہ خواجہ محمد ناصر اور ان کے بیٹے خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہما ننھیال کی طرف حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے نانا لگتے ہیں اور آپ کے ددھیال میں حضرت شیخ علاؤالدین عطار نقشبندی جیسے بزرگ شامل ہیں۔ غرض آپ کا گھرانہ قدیم سے دینی وجاہتوں کا مرکز اور دینی عظمتوں کا مہبط چلا آتا ہے۔ علاوہ ازیں امام الزمان حضرت مسیح موعود سے آپ کا تعلق رشتہ داری آپ کے لئے اور زیادہ لازوال برکتوں کا باعث ہوا۔

حضرت میر صاحب حضرت اماں جان کے حقیقی بھائی تھے اور اس تعلق سے حضرت مسیح موعود کے برادر نسبتی تھے۔ آپ کی پرورش اور تعلیم و تربیت بھی حضرت مسیح موعود کی خاص نگرانی میں ہوئی۔ بعد میں آپ کو احمدیت کی روایات کو محفوظ کرنے اور سلسلہ کی بے نظیر خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔

حضرت محمد اسمٰعیل صاحب 1881ء میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت اماں جان سے تقریباً 16 سال چھوٹے تھے آپ نہایت ہی قابل اور ماہر ڈاکٹر تھے۔ اس کے ساتھ ہی خدمت خلق کا خاص ذوق آپ کو عطا ہوا تھا۔ ان دونوں خوبیوں کی وجہ سے آپ محبوب عوام تھے۔ دین کا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص طور پر آپ کو عطا ہوا تھا۔ قرآن کریم کے معارف اور حقائق پر آپ کی وسیع نظر تھی۔ الفضل کے فائلوں کا مطالعہ کرنے والے اس بات سے اچھی طرح واقف ہیں کہ آپ نے کیسے عجیب وغریب انداز میں روحانی مسائل اور دینی ہدایات کو لوگوں کے ذہن نشین کرایا۔ ''ذکر وفکر'' اور دوسرے علمی عنوانوں کے ماتحت آپ بہت دلچسپ مضامین لکھتے رہتے تھے۔ خاکسار آپ کے سامنے چند ایسی روایات بیان کرنا چاہتا ہے جن سے آپ کی سیرت کے بعض پہلوؤں پر خاص روشنی پڑتی ہے۔

حضرت میر صاحب کی روایات

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب بیان کرتے ہیں کہ 1895ء میں مجھے رمضان قادیان میں گزارنے کا اتفاق ہوا اور میں نے تمام مہینہ حضرت صاحب کے پیچھے نماز تہجد یعنی تراویح ادا کی۔ آپ کی یہ عادت تھی کہ وتر اول شب میں پڑھ لیتے تھے۔ اور نماز تہجد آٹھ رکعت دو دو رکعت کر کے آخر شب میں ادا فرماتے تھے۔ جس میں آپ ہمیشہ پہلی رکعت میں آیت الکرسی تلاوت فرماتے تھے۔ اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص کی قراءت فرماتے تھے اور رکوع و سجود میں یا حیی یا قیوم برحمتک استغیث اکثر پڑھتے تھے۔ اور ایسی آواز سے پڑھتے تھے کہ آپ کی آواز میں سن سکتا تھا۔ نیز آپ ہمیشہ سحری نماز تہجد کے بعد کھاتے تھے اور اس میں اتنی تاخیر فرماتے تھے کہ بعض دفعہ کھاتے کھاتے نداء ہو جاتی تھی۔ اور آپ بعض اوقات نداء ختم ہونے تک کھانا کھاتے رہتے تھے۔ (سیرۃ المہدی ص13)

یہ پندرہ سال کے ایک نوجوان کا شوق و ذوق تھا جو بعد میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل کے نام سے مشہور ہوا۔

☆ حضرت میر صاحب فرماتے ہیں:-

جب میں انٹرنس کا امتحان دے کر 1897ء میں قادیان آیا تو نتیجہ نکلنے سے پہلے حضرت مسیح موعود اکثر مجھ سے پوچھا کرتے تھے کہ کوئی خواب دیکھا ہے۔ آخر ایک دن میں نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں گلاب کے پھول دیکھے ہیں۔ فرمانے لگے اس کی تعبیر تو غم ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ میں اس سال امتحان میں فیل ہوگیا۔ (ص62)

☆ حضرت مسیح موعود کو پرندوں کا گوشت پسند تھا اور بعض دفعہ بیماری وغیرہ کے دنوں میں بھائی عبدالرحیم کو حکم ہوتا تھا کہ کوئی پرندہ شکار کر لائیں اسی طرح جب تازہ شہد معہ چھتا کے آتا تو آپ اسے پسند فرما کر نوش کرتے تھے۔ (ص96)

☆ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ایک بچہ نے گھر میں ایک چھپکلی ماری اور پھر اسے مذاقاً مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی چھوٹی اہلیہ پر پھینک دیا جس پر مارے ڈر کے ان کی چیخیں نکل گئیں اور چونکہ بیت الذکر کا قرب تھا ان کی آواز بیت الذکر میں بھی سنائی دی۔ مولوی عبدالکریم صاحب جب گھر آئے تو انہوں نے غیرت کے جوش میں اپنی بیوی کو بہت کچھ سخت سست کہا حتیٰ کہ ان کی یہ غصہ کی آواز حضرت مسیح موعود نے نیچے اپنے مکان میں بھی سن لی چنانچہ اس واقعہ کے متعلق اسی شب حضرت صاحب کو یہ الہام ہوا۔

''یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے (احمدیوں) کے لیڈر عبدالکریم کو۔''

لطیفہ یہ ہوا کہ صبح مولوی صاحب مرحوم تو اپنی اس بات پر شرمندہ تھے اور لوگ انہیں مبارک بادیں دے رہے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام (احمدیوں) کا لیڈر رکھا ہے۔

آپ کی مہمان نوازی

حضرت میر صاحب بڑے ہمدرد اور بہت مہمان نواز تھے حضرت خان صاحب منشی برکت علی صاحب مرحوم جو حضرت مسیح موعود کے رفیق اور سلسلہ کے مخلص کارکن تھے اور عرصہ تک جائنٹ ناظر مال رہے بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ان کی بیوی کو موتیا بند ہوگیا۔ ان دنوں امرتسر میں آنکھوں کے آپریشن کا ماہر ایک انگریز ڈاکٹر لگا ہوا تھا اور حضرت میر صاحب بھی اسی ہسپتال میں تھے چنانچہ آپ نے خاص توجہ سے آپریشن کروایا اور اس کے بعد اپنے گھر لے گئے جو ہسپتال کے احاطہ میں ہی تھا۔ اور جتنے دن وہاں قیام رہا ان کا اور ان کی اہلیہ کا کھانا آپ کے ہاں ہی پکتا حضرت خان صاحب ہی کا بیان ہے کہ امرتسر میں کثرت کے ساتھ آپ کے مہمان آتے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات آپ کی ساری تنخواہ مہمان نوازی پر صرف ہو جاتی۔ مگر آپ کی بشاشت میں ذرہ فرق نہ آتا۔

جذبہ خیر خواہی

شیخ فضل احمد صاحب جو عرصہ تک افسر امانت رہے ان کا بیان ہے کہ ایک بار انہیں مالی تنگی سے دوچار ہونا پڑا۔ انہوں نے قادیان میں ایک مکان پانچ ہزار روپیہ خرچ کر کے بنوایا تھا۔ مشکل اتنی زیادہ تھی کہ وہ اس مکان کو دو تین ہزار میں بھی بیچنے پر آمادہ ہو گئے۔ حضرت میر صاحب سے انہوں نے مشورۃً اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا جب تک میں نہ کہوں مکان نہیں بیچنا۔ مشکل تو بہت تھی لیکن میں نے آپ کے مشورہ پر عمل کیا۔ چنانچہ کچھ مدت بعد وہ مکان ساڑھے چھ ہزار میں بکا۔ جذبہ خیر خواہی کی یہ ایک عمدہ مثال ہے۔

اب لڑکا ہوگا

مولوی محمد یعقوب صاحب انچارج شعبہ زود نویسی نے بیان کیا کہ حضرت میر صاحب نے اپنے ذوق کے مطابق الفضل میں ایک مضمون لکھا۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اگر کسی کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں اور وہ اپنی لڑکی کا نام بشریٰ رکھے تو اس کے بعد جو بچہ پیدا ہوگا وہ لڑکا ہوگا۔ اس کی ستر فی صدی امید ہے اور تیس فیصدی یہ امکان ہے کہ اس کے معاً بعد تو لڑکی پیدا ہو۔ لیکن پھر اس کے بعد دوسرے نمبر پر لڑکا ہوگا چنانچہ میرے ہاں لڑکیاں تھیں۔ آخری لڑکی جب پیدا ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس کا نام بشریٰ رکھا۔ میں گھر واپس آ رہا تھا کہ راستہ میں حضرت میر صاحب مل گئے۔ میں نے از راہ مذاق کہا میں نے تو نہیں رکھا تھا لیکن حضرت صاحب نے لڑکی کا نام بشریٰ رکھا ہے دیکھیں آپ کا قاعدہ کہاں تک پورا ہوتا ہے۔ آپ نے ہنستے ہوئے فرمایا تو اب اس کے بعد لڑکا لو۔ چنانچہ خدا کی قدرت اس کے بعد لڑکا ہوا۔ کوئی سال بھر بعد میر صاحب ملے تو میں نے ذکر کیا کہ آپ کی بات پوری ہوئی اللہ تعالیٰ نے لڑکا دیا ہے۔ آپ نے پھر ہنستے ہوئے فرمایا آپ بھی عجیب ہیں۔ میں تو سمجھتا تھا ایک تھال مٹھائی کا ہوگا اور آپ اٹھائے خوشخبری سنانے آئیں گے۔ آپ نے اطلاع ہی سال بھر بعد دی۔

محبت الٰہی

آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے عاشق صادق تھے۔ آپ کی قلم سے حضرت احدیت تعالیٰ شانہ کی تعریف اور حضور سرور کائناتؐ کی توصیف میں

باقی صفحہ 6 پر

لئیق احمد مشتاق صاحب ۔ مربی سلسلہ سورینام

جماعت احمدیہ سورینام کا تعارف اور کامیاب مساعی

سورینام جنوبی امریکہ کے مشرقی ساحل پر ایک چھوٹا سا ملک ہے جس کے شمال میں بحر اوقیانوس، مغرب میں گیانا، مشرق میں فرنچ گیانا اور جنوب میں برازیل ہے۔ یہ ملک بھی جنوبی امریکہ کے دیگر ملکوں کی طرح سپینش سیاحوں نے 1496ء میں دریافت کیا۔ 1650ء میں برطانیہ نے اسے اپنی نو آبادی بنایا اور پھر 1667ء میں ایک معاہدہ کے تحت اسے ہالینڈ کے سپرد کر دیا گیا۔ 1954ء میں اسے اندرونی آزادی ملی اور 25/نومبر 1975ء کو یہ ملک مکمل طور پر ہالینڈ سے آزاد ہو گیا۔

سورینام کا رقبہ 63ہزار مربع میل سے زائد ہے جو قدرتی جنگلات سے بھرا پڑا ہے۔ یورپین اقوام کے آنے پر مقامی لوگ جنگلوں میں چلے گئے اس لئے یورپین اقوام نے مختلف ملکوں سے مزدور منگوائے۔ سب سے پہلے افریقہ سے غلام لائے گئے۔ پھر ہندوستان، انڈونیشیا، چین اور پرتگال سے بھی اس مقصد کے لئے مزدوروں کو لایا گیا۔

سورینام میں غلامی کا خاتمہ 1863ء میں ہوا اور 25/نومبر کا دن غلامی سے نجات کے دن کے طور پر منایا جاتا ہے اور خاص طور پر افریقی نسل کے لوگ اس دن کو بڑی دھوم دھام سے مناتے ہیں۔ اس جشن کو مقامی زبان میں کتی کوتی (Keti Koti) کہتے ہیں جس کا مطلب زنجیر کا ٹوٹ جانا ہے۔

امریکہ کے باقی ممالک کی طرح سورینام میں بھی مختلف نسلوں کے لوگ آباد ہیں۔ 1995ء کی مردم شماری کے مطابق ملک کی آبادی 46لاکھ سے زائد تھی۔ اس میں 37فیصد ہندوستانی، 31فیصد افریقی، 15فیصد انڈونیشین، 10فیصد ریڈ انڈین، 3فیصد امریکن، 3فیصد چینی اور ایک فیصد یورپین نسل کے لوگ شامل ہیں۔

زبان

سورینام کی سرکاری زبان ڈچ (Dutch) ہے جو کثرت سے بولی اور سمجھی جاتی ہے اس کے علاوہ مقامی باشندوں کی زبان سرانگ ٹونگو (Srang Tongo) یا تاکی تاکی (Taki Taki) ہے۔ اخبارات صرف ڈچ زبان میں شائع ہوتے ہیں جبکہ ریڈیو اور ٹی وی پر ڈچ، اردو، ہندی، چینی اور انڈونیشین زبان میں بھی پروگرام نشر ہوتے ہیں۔

معیشت، پیداوار

سورینام پھولوں کی سرزمین کو کہتے ہیں۔ قدرت نے اس ملک کو زرخیز زمین اور وسیع جنگلات سے نوازا ہے۔ اس کے علاوہ باکسائٹ کے وسیع ذخائر موجود ہیں۔ چاول، کیلا، مونگ پھلی اور کافی یہاں کی مشہور پیداوار ہیں۔

آب و ہوا

موسم سارا سال معتدل رہتا ہے اور درجہ حرارت 22 سے 32 درجہ سنٹی گریڈ کے درمیان رہتا ہے۔ بارش کثرت سے ہوتی ہے۔ دسمبر سے اپریل تک شدید بارش کا موسم ہے۔

مذہب

سورینام میں ہر دور میں مذہبی آزادی رہی ہے۔ ڈچ حکومت کے دور میں بھی ذرائع ابلاغ کے ذریعہ ہر مذہب کا نمائندہ اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکتا تھا اس لئے مذہب سے لگاؤ کسی نہ کسی شکل میں زندہ رہا۔

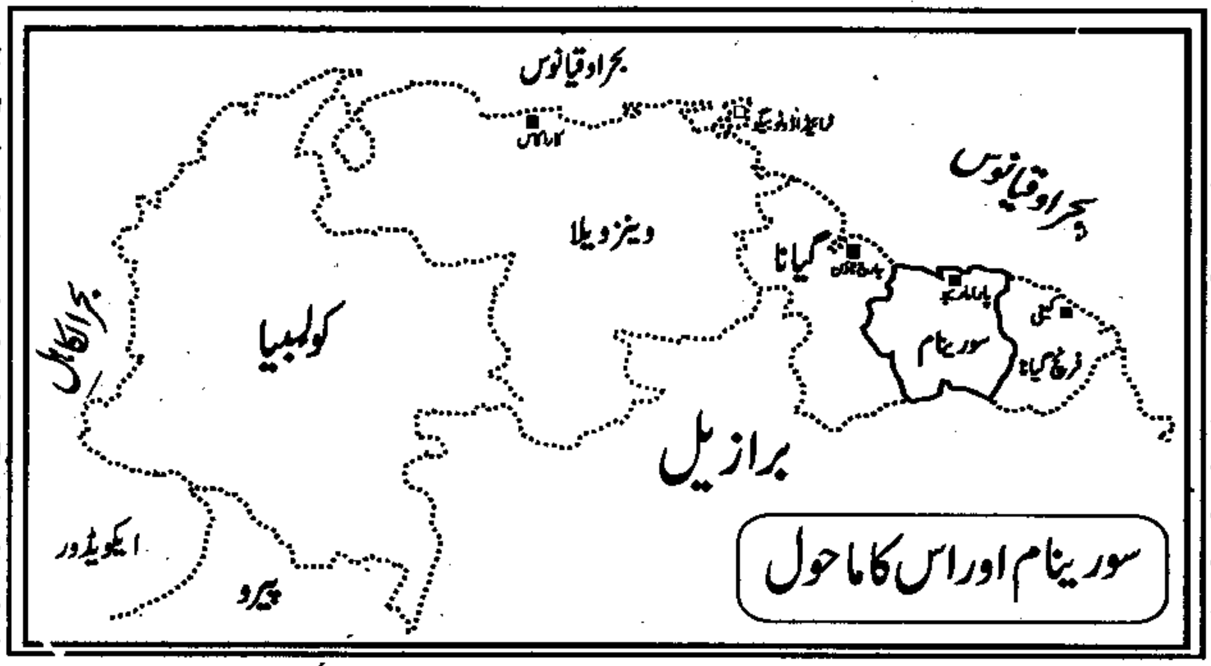

سورینام اور اس کا ماحول

سورینام میں اس وقت اکثریت ہندو مذہب کی ہے۔ پھر عیسائی اور تیسرے نمبر پر مسلمان ہیں۔ بدھ، یہودی اور بہائی مذہب کے ماننے والے بھی موجود ہیں۔ نیز ان مذاہب کے اندر جو مختلف فرقوں کی تقسیم ہے اس لحاظ سے بھی مختلف فرقے موجود ہیں۔

جماعت احمدیہ کا آغاز

جماعت احمدیہ کو متعارف کروانے کا سہرا محترم مولانا محمد اسحاق ساقی صاحب کے سر ہے جنہوں نے اپریل 1953ء میں ٹرینیڈاڈ کے ایک احمدی دوست کے ساتھ سورینام کا دورہ کیا اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ سورینام میں باقاعدہ مشن کا آغاز مکرم شیخ رشید احمد اسحٰق صاحب کے ذریعہ ہوا جنہوں نے 1956ء میں مشن قائم کیا اور 8/نومبر 1956ء کو جماعت کا قیام عمل میں آیا۔

سورینام کے ایک دوست مکرم عبدالعزیز جمن بخش صاحب نے جامعہ احمدیہ ربوہ میں تعلیم حاصل کی اور محترم مولانا رشید احمد اسحٰق صاحب کے بعد دوسرے مرکزی مربی کے طور پر کام کیا۔

ان دو بزرگوں کے علاوہ مختلف اوقات میں مکرم مولانا میر غلام احمد صاحب نسیم، محترم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر، محترم مولانا محمد صدیق صاحب ننگلی، محترم محمد اشرف صاحب اسحاق، محترم حسن بصری صاحب اور محترم حمید احمد ظفر صاحب کو مرکزی مربیان کی حیثیت سے کام کرنے کی توفیق ملی۔

سورینام میں مختلف مربیان سلسلہ نے جہاں احمدیت کی اشاعت کے لئے دوسرے ذرائع استعمال کئے وہاں ذرائع ابلاغ سے بھی بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کی اور کئی سال تک مسلسل ریڈیو پروگرام جاری رہے اور اخبارات میں مضامین شائع ہوتے رہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جنوری 2002ء سے ٹیلی ویژن پر ایک پروگرام ہفتہ وار جاری ہے جو عوام میں خاصا مقبول ہے اس کے علاوہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے بھی تین سنٹر ہیں۔

سورینام کی مرکزی احمدیہ لائبریری میں سلسلہ کی مختلف اہم کتب اور دیگر علمی کتب ڈچ، اردو، انگریزی اور عربی میں موجود ہیں۔

بین المذاہب سمپوزیم کا انعقاد

نئے سال کے آغاز پر سورینام جماعت کی طرف سے بین المذاہب سمپوزیم کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔

اس سمپوزیم کے لئے 23/مارچ، یوم تاسیس جماعت احمدیہ کا بابرکت دن مقرر ہوا اور مختلف مذاہب کو اس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ شہر میں ایک ہال کرایہ پر لیا گیا اور دعوت نامے تیار کر کے ملک کی تمام اہم شخصیات اور سرکردہ افراد کو بھجوائے گئے۔ صدر مملکت اور وزراء کو بھی شرکت کی درخواست کی گئی۔ مہمانوں میں تقسیم کے لئے کچھ فولڈرز بھی تیار کروائے گئے۔ اخبار اور ٹی وی کے ذریعہ تشہیر بھی کی گئی۔

23/مارچ کی صبح خدام و انصار کی ٹیموں نے ہال کو تیار کیا اور مختلف بینرز سے اس کو سجایا گیا۔ اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریرات کے ڈچ ترجمے بھی آویزاں کئے گئے۔ ہال کے باہر سلسلہ کی کتب جس میں جماعت کی طرف سے قرآن کریم کے مختلف تراجم اور دیگر کتب شامل تھیں کی نمائش کی گئی۔

دو دن قبل ایک روزنامہ اخبار De Ware Tijd کی طرف سے ٹیلی فون ملا کہ آپ یہ سمپوزیم کیوں منعقد کر رہے ہیں۔ ان کو بتایا گیا کہ یہاں سورینام میں مختلف مذاہب کی تعلیم سے واقفیت اور آگاہی حاصل کرنے نیز امن اور بھائی چارے کے فروغ کے لئے یہ پروگرام منعقد کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ 27/مارچ کو اخبار نے تفصیل سے اس خبر کو شائع کیا۔

تلاوت، ترجمہ اور نظم کے بعد جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کروایا گیا جس میں حضرت مسیح موعود کے کچھ ارشادات بھی پیش کئے گئے۔

مہمان خصوصی وزیر تعلیم و سماجی بہبود نے اپنے خطاب میں ان کو مدعو کرنے پر شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ چونکہ یہاں مختلف مذاہب کے لوگ اکٹھے ہیں اور ان کے نمائندے اپنی اپنی تعلیم کی رو سے ایک ہی مقصد کو بیان کریں گے اور میرے لئے یہ ایک اعزاز کی بات ہے کہ اس پروگرام میں صدر مملکت کی نمائندگی کر رہا ہوں جو اس وقت غیر ملکی دورے پر ہیں۔ انہوں نے اس پروگرام کی کامیابی کے لئے دعا کی ہے اور نیک تمناؤں کا پیغام بھجوایا ہے۔ ہم جماعت احمدیہ کے ممنون ہیں کہ اس نے اس سمپوزیم کا انعقاد کیا۔ نیز تمام مذاہب کے نمائندوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس پروگرام کی کامیابی میں حصہ لیا۔

دیگر نمائندگان کی تقاریر تمام مذاہب کے

نمائندگان کو تقریر کے لئے 20 منٹ کا وقت دیا گیا تھا۔ سب سے پہلے بہائی مذہب کی نمائندہ Mrs.Ligia Vasilda جو مقامی یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں تقریر کے لئے تشریف لائیں۔ دوسری تقریر آریہ سماج اور سناتن دھرم کے مشترکہ نمائندہ Pandit Ramsaroep Bansradji نے کی۔ تیسری تقریر رومن کیتھولک کے نمائندے Mr.Wihelmus de Bekker کی تھی۔ چوتھی تقریر دین حق کی نمائندگی میں Mr.Faried Joemmanbaks نے کی۔ آپ نے دین کے عالمگیر مذہب ہونے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عالمگیر نبی ہونے کا ذکر کیا اور قرآن مجید، احادیث اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے امن اور بھائی چارے کی تعلیم بیان کی۔

اس کے بعد حاضرین میں سے ایک مہمان خاتون Mrs.Elisabeth Eduards نے جو میڈیکل کی طالبہ ہیں اور کچھ عرصہ قبل ہی احمدیت پر تحقیقی مقالہ لکھا ہے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام حاضرین نے جلسہ کی تعریف کی اور پروگرام کو بہت پسند کیا۔ اکثر احباب نے (دین حق) کی نمائندگی میں کی جانے والی تقریر کو بہت پسند کیا۔

ہماری تقریر کے دوران ایک بزرگ Mr.MengDoelman جو سامنے ہی بیٹھے تھے کافی دیر آنسو بہاتے رہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے 35 سال تک فوج میں نوکری کی ہے اور چھ جنگوں میں حصہ لیا ہے کبھی امن کا نام نہیں سنا۔ آج مجھے اپنی پچھلی زندگی پر افسوس ہو رہا ہے۔ جلسہ کے اختتام پر مختلف مذاہب کے نمائندگان کو قرآن کریم اور ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کا ڈچ ترجمہ پیش کیا گیا۔ اگلے روز 24 مارچ کو اخبار نے اس پروگرام کی تفصیلی خبر شائع کی۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کو نافع الناس بنائے اور ہماری حقیر کوششوں وقبول فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 13 جون 2003ء)

بقیہ صفحہ 3

تھوڑی دیر بعد مونا آئی۔ کہ ابا بلاتے ہیں۔ میں گئی تو آپ نے خواب سنائی۔ خواب لکھوں گی نہیں۔ کیونکہ آپ نے بھی سب کے سامنے نہیں سنائی تھی۔ مگر ایک حصہ یہ تھا کہ میں آپ سے دکھ سکھ کر رہی ہوں۔ میں بے حد حیران۔ اس روحانی تعلق پر۔ امریکہ جا کر میں نے لکھا کہ اس رات دکھ سکھ تو میں نے اللہ سے کئے تھے۔ آپ تک کہاں سے پہنچ گئے؟......

خلافت سے قبل ہی آپ کافی سنجیدہ ہو گئے تھے۔ ہم لوگ جن سے کافی بے تکلفی تھی۔ بہت محسوس کرتے تھے۔ بلکہ خلافت کے بعد پھر طبیعت میں تبدیلی آئی اسی زمانے میں (خلافت سے پہلے) ہم سب کی مرزا نسیم احمد۔ میری بہن شاہدہ نے اپنی زمینوں پر (اوکاڑہ میں) دعوت کی۔

آصفہ، آپ، اور میری بہن فوزیہ بھی تھیں۔ وہاں ماحول کچھ ایسا بنا کہ آپ کی سنجیدگی کچھ دیر کے لئے ختم ہو گئی شعروشاعری، لطیفے، نظمیں شروع ہوئیں۔ ہم سب بے حد خوش اور ہم نے خوشی سے (ہمارا طاری واپس آ گیا، ہمارا طاری واپس آ گیا) کا شور مچا دیا۔ اس وقت وہ پہلے والا طاری ہمارے سامنے تھا۔

کچھ پرانی نظمیں پڑھیں جو کتاب میں چھپی نہیں۔ بعض 46-45ء کی نظمیں میرے پاس پڑی ہیں۔ معلوم نہیں کہ یہ آپ کی اپنی ہیں یا کسی اور کی ہیں، مگر نیچے ''نامکمل'' لکھا ہوا ہے۔ تحریر آپ کی ہے۔ مگر یہ بھی ہے۔ کہ بعض دفعہ کوئی شعر اچھے لگیں۔ خواہ کسی کے بھی ہوں۔ لکھ کر دے دیتے تھے۔

بہیں اشک کیوں تمہارے انہیں روک لو خدارا

یہ آپ کی بہت پرانی نظم ہے۔ کئی بار پڑھ کر سناتے تھے، آواز اچھی تھی۔ لطف دوگنا ہو جاتا تھا۔ کبھی نئی نظمیں لکھتے تو ضرور بتاتے تھے۔ ایک دفعہ میں جہلم گئی ہوئی تھی۔ وہاں لندن سے فون آیا۔ میں گھبرائی کہ کیسے پتہ لگا کہ میں جہلم میں ہوں۔ اور کیا بات ہے۔ جو فون آیا۔ بشیر آپ کے خادم بولے کہ حضور سے بات کریں۔ کہنے لگے میری نظم ''بدلا ہوا محبوب'' مجھے مل نہیں رہی تمہارے پاس تھی وہ مجھے بھیج دو۔ میں نے کہا کہ ربوہ جا کر انشاء اللہ بھجوا دونگی۔

بے تکلفی بھی تھی اور لڑائی بھی ہو جاتی تھی۔ حقیقت ہے کہ کم عمری کے تعلق اور رواسطے کے باوجود کبھی کوئی بے وقری بات نہیں دیکھی۔ مزاح اپنی جگہ۔ مگر ایک بڑے آدمی کی نشانیاں آپ میں پائی جاتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود کے شعر

اہل وقار ہوویں فخر دیار ہوویں

کے پورے پورے مصداق تھے۔ جب خلیفہ بننے کا وقت آیا۔ تو خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات کی اطلاع ملتے ہی میرے دل ودماغ نے جس کو خلیفہ چنا وہ آپ تھے۔ اور یہ خدا کا فضل ہے کہ خلیفہ ثانی کی وفات کے بعد فوراً میرے دل ودماغ نے بھائی جان ناصر کو خلیفہ چنا۔ اور اب خلیفہ رابع کے بعد ایک تو اسی دن خواب دیکھ لی تھی۔ مگر اس سے پہلے بھی دل ودماغ نے خلیفہ خامس کو چن لیا تھا۔

خلافت کے بعد ساری بے تکلفی بھول کر طاری سے حضرت صاحب بن گئے۔ کچھ عرصہ تو بے اختیار منہ سے طاری ہی نکلتا تھا۔ آپ کی خلافت میں شفقت ہی شفقت دیکھی۔ قادر کی شہادت کے بعد تو ناقابل فراموش ہمدردیاں تھیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جزاء دے۔ اور بے شمار برکتیں اور رحمتیں نازل کرے۔ آمین

بقیہ صفحہ 4

جو مضامین نکلے ہیں اور جو نظمیں آپ نے لکھی ہیں ان کے حرف حرف سے بوئے عشق مہکتی محسوس ہوتی ہے۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کی ان صفات کو جن کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے ایک خاص ترتیب کے ساتھ اپنے ایک مضمون میں اردو کا جامہ پہنایا ہے۔ مضمون کا عنوان ہے۔

''مجھے کیسا خدا چاہئے''

اس کا آغاز یوں کرتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ اور صرف اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات بابرکات سراپا حسن واحسانات ہے جس کے سوا کوئی ہمارا محبوب اور کوئی ہمارا معبود نہیں۔ وہ ساری کائنات کا رب ہمارا پیدا کرنے والا۔ پالنے والا اور درجہ بدرجہ ترقی دینے والا ہے اور وہ ساری مخلوقات پر بے انتہا رحم کرنے والا اور نہایت ہی مہربان ہے''

آپ نے ایک تمثیلہ لکھا۔ اس میں آپ نے ایک عیسائی۔ ایک آریہ اور ایک مولوی کی زبان سے اللہ تعالیٰ کا وہ تصور پیش کیا جو وہ اپنے عقیدہ کے مطابق رکھتے ہیں۔ اس کے بعد ایک احمدی مبشر کا جو تصور خدا ہے اسے بیان کرتے ہیں۔ ایک مجلس قائم ہے اور سوال یہ درپیش ہے کہ خدا کیسا ہے۔

جب سب لوگ اپنے اپنے عقیدے کے مطابق خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کے متعلق اپنا تصور بیان کر چکے ہیں تو احمدی مبشر کی زبان سے ہستی باری تعالیٰ کا تصور بیان ہوتا ہے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:-

اس کے بعد ایک سبز عمامہ پوش نوجوان اٹھا اور اس نے کہا میں تو اس کا قائل ہوں جو بے شک صاحب عظمت وجلال ہے بے شک لیس کمثلہ شییء ہے۔ بے شک ازلی وابدی ہے۔ بے شک وراء الوراء ہے بے شک ہمہ علم ہمہ قدرت ہے۔ مگر ساتھ ہی وہ ہمہ تن شفقت۔ ہمہ تن عشق و وفا۔ ہمہ تن غریب نوازی اور ہمہ تن بندہ پروری ہے۔ ہمہ تن قدر دانی بھی ہے میری حالت سے پورا باخبر ہے۔ میری دعاؤں کو سنتا ہے اور قبول کرتا ہے اور میری تربیت کرتا ہے۔ تکالیف کے وقت میری تسلی کرتا ہے۔ بیماری میں میرا علاج کرتا ہے۔

غرض ایسے ہی وہ دلنشیں انداز میں ہستی باری تعالیٰ کا تعارف کراتے چلے جاتے ہیں۔ آپ کے مضامین سدا بہار گلستان علم وعرفان ہیں۔ آپ جب بھی پڑھیں گے خواہ بار بار ہی کیوں نہ پڑھیں ایک تازہ ہی لطف اس سے میسر ہوگا اور روحانیت ایک نئی بیداری حاصل کرے گی۔

عشق رسول ﷺ

آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کی شان عجیب عاشقانہ انداز میں بیان کرتے تھے آپ کی مشہور نظم علیک الصلوۃ علیک السلام کا انداز کیا ہی محبت خیز ہے۔ ایک اور نعت کے چند اشعار سنئے۔

محمدؐ مصطفےٰ ہے مجتبےٰ ہے
محمدؐ مہ لقا ہے دلربا ہے
محمدؐ جامع حسن و شمائل
محمدؐ محسن ارض و سما ہے

کمالات نبوت کا خزانہ
اگر پوچھو تو ختم الانبیاء ہے
غرض سچ سچ محمدؐ ہے محمدؐ
جبھی تو چار سو صل علےٰ ہے

حضرت مسیح موعود سے عقیدت

آپ کا حضرت مسیح موعود سے عجیب انداز عشق تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک بار فرمایا۔ ''ان کے دل میں حضرت مسیح موعود کی محبت بلکہ عشق خاص طور پر پایا جاتا ہے اسی محبت کی وجہ سے روحانیت کا ایک خاص رنگ ان میں پیدا ہو گیا ہے۔ اس سے میں سمجھتا ہوں ایسی ٹھوکروں سے وہ جو دوسروں کو لگ سکتی ہیں خدا نے ان کو محفوظ کیا ہوا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اس تعلق کی وجہ سے جو برکات ان پر نازل ہوتی ہیں ان کے اور جماعت کے لئے بہت مفید ثابت ہوں گی۔'' (الفضل 21 جون 1959ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35006 میں Mrs.Ani Mintami

زوجہ Mr.Tjutjo Mustopa پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت 1979ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 5-9-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ چاول کا کھیت رقبہ 2400 مربع میٹر واقع Bunujaya انڈونیشیا مالیتی -/20000000 روپے۔ 2۔ ... رقبہ 70 مربع میٹر واقع Bunujaya انڈونیشیا مالیتی -/20000000 روپے۔ 3۔ ریفریجریٹر مالیتی -/2000000 روپے۔ 4۔ ٹی وی مالیتی -/2500000 روپے۔

5۔سلائی مشین مالیتی -/500000روپے۔6۔حق مہر-/500روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/75000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔اور مبلغ-/200000روپے ششماہی آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

الامۃ Mrs.Ani Mintarni زوجہ Mr.Tjujo Tjukar 1 گواہ شد نمبر Mustopa انڈونیشیا

گواہ شد نمبر Mahria انڈونیشیا ولد Sugardi 2 Barnas Sakirin انڈونیشیا

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اعلان نکاح

مکرم احمد زمان تنویر صاحب تنویر سٹوڈیو ربوہ لکھتے ہیں خاکسار کی بیٹی مکرمہ صبیحہ تنویر صاحبہ کا نکاح ہمراہ مکرم سید عمران احمد صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم ڈاکٹر سید مبشر احمد شاہ صاحب آف راولپنڈی مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر خدمت درویشاں نے مورخہ 29 جولائی 2003 بروز اتوار بعد نماز عصر بیت النصرت دارالرحمت وسطی ربوہ میں پڑھا۔مکرمہ صبیحہ تنویر صاحبہ محترم حافظ محمد رمضان صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی کی پوتی ہے اور مکرم سید عمران احمد شاہ صاحب مکرم سید احمد شاہ صاحب مرحوم مربی سلسلہ کے پوتے اور حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی رفیق حضرت مسیح موعود کی اولاد سے ہیں۔اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کے مبارک فرمائے اور خیر و برکت کا موجب بنائے۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ امتہ المنان ریحانہ صاحبہ سابق ٹیچر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ مورخہ 28 اور 29 جون 2003ء کی درمیانی شب بقضائے الٰہی حرکت قلب بند ہونے سے 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے احاطہ دفاتر انجمن میں مورخہ 30 جون کو جنازہ پڑھایا اور بوجہ موصیہ ہونے کے تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔قبر تیار ہونے پر مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔مرحومہ محترم چوہدری اللہ بخش صاحب مرحوم مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان کی بیٹی، محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی حال لندن سابق مربی مشرقی افریقہ کی ہمشیرہ اور محترم ملک محمد شفیق قیصر صاحب مرحوم سابق نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خوش دامن تھیں۔مرحومہ کے سوگواران میں چھ بھائی اور تین بیٹیاں ہیں۔اللہ تعالیٰ مرحومہ کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔

راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے والے

دو احمدیوں کا تذکرہ

مورخہ 14 جولائی 2003ء کے روزنامہ الفضل میں راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے والے خوش نصیب احمدیوں کی فہرست شائع ہوئی تھی۔اس فہرست میں دو احمدیوں کا تذکرہ رہ گیا تھا۔جو مندرجہ ذیل ہیں احباب نوٹ فرمالیں:۔

(1) مکرم پاپوحسن صاحب جماعت کمی ایلن انڈونیشیا تاریخ شہادت 22 جون 2004ء عمر 65 سال۔

(2) مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع راجن پور تاریخ شہادت 25 فروری 2003ء عمر 61 سال۔

(3) مکرم ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب کوہاٹ کی تاریخ شہادت 29 جون 1956 شائع ہوئی ہے ان کا سال شہادت 1957ء ہے۔احباب تصحیح فرمالیں۔

(ادارہ الفضل)

درخواست دعا

مکرم بلال احمد خان صاحب کارکن الفضل کی والدہ محترمہ سرور بیگم صاحبہ گزشتہ چند روز سے بوجہ ہائی بلڈ پریشر و دیگر عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔

مکرم وسیم احمد ملک صاحب ناصر آباد شرقی کی والدہ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ فضل الٰہی ملک اچانک بلڈ پریشر ہائی ہونے کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال کے I.C.U میں داخل ہیں۔

مکرم محمود احمد گل صاحب معلم وقف جدید پیر کوٹ ثانی کا لڑکا سلمان محمود [illegible] میو ہسپتال میں گھٹنے کی تکلیف کی وجہ سے زیر علاج ہے۔نیز ان کے والد نذیر احمد صاحب کئی ماہ سے بعارضہ دل علیل ہیں۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

مرکزی جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء

احمدیہ ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والے Live پروگرام

37واں جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء مورخہ 25 تا 27 جولائی 2003ء منعقد ہو رہا ہے۔اس کے پروگرام ایم ٹی اے پر براہ راست نشر ہونگے۔خطبہ جمعہ کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سے چار خطابات فرمائیں گے۔تیسرے دن عالمی بیعت بھی براہ راست نشر ہوگی۔احباب جماعت اس روحانی جلسہ کے پروگراموں سے بھرپور استفادہ فرمائیں پاکستانی وقت کے مطابق جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء کے Live پروگراموں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جمعۃ المبارک 25 جولائی 2003ء

پاکستانی وقت	پروگرام
5-00 بجے سہ پہر	خطبہ جمعہ
8-25 بجے رات	پرچم کشائی (لوائے احمدیت)
8-30 بجے رات	تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ، اردو نظم
	افتتاحی خطاب ودعا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ہفتہ 26 جولائی 2003ء

پاکستانی وقت	پروگرام
2-00 بجے دوپہر	تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ، اردو نظم
2-20 بجے دوپہر	تقریر "حضرت مسیح موعود کا اسلوب جہاد" (اردو) مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ
2-50 بجے دوپہر	معزز مہمانوں کے مختصر خطاب
3-10 بجے سہ پہر	نظم
3-20 بجے سہ پہر	تقریر "احمدیت نے دنیا کو کیا دیا" (اردو) مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب
3-50 بجے سہ پہر	اعلانات
4-00 بجے سہ پہر	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب
8-00 بجے رات	تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ، اردو نظم
	دوسرے روز کا خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اتوار 27 جولائی 2003ء

پاکستانی وقت	پروگرام
2-00 بجے دوپہر	تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ، اردو نظم
2-20 بجے دوپہر	تقریر "آنحضرت ﷺ کا عجز وانکسار" (اردو) مکرم حافظ مظفر احمد صاحب
2-50 بجے دوپہر	تقریر "حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ" (انگریزی) مکرم عبدالغنی جہانگیر صاحب مربی سلسلہ
3-20 بجے سہ پہر	نظم
3-30 بجے سہ پہر	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
4-15 بجے سہ پہر	تقریر "دین امن کا مذہب" (انگریزی) مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت برطانیہ
4-45 بجے سہ پہر	اعلانات
5-00 بجے شام	عالمی بیعت
8-00 بجے رات	تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ، اردو نظم
	اختتامی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	16-جولائی	زوال آفتاب	12-14
بدھ	16-جولائی	غروب آفتاب	7-17
جمعرات	17-جولائی	طلوع فجر	3-35
جمعرات	17-جولائی	طلوع آفتاب	5-12

گیس پائپ لائن دھماکے سے پھٹ گئی پیر کی صبح چند نامعلوم حملہ آوروں کی فائرنگ کے نتیجہ میں ڈیرہ بگٹی کے سوئی گیس فیلڈ کے کنواں نمبر 37 اور 38 کے درمیان گیس پائپ لائن دھماکے سے پھٹ گئی۔ 16 انچ قطر کی اس پائپ لائن کی مرمت کا کام شروع ہے اور علاقے میں گشت بڑھا دیا گیا۔

جمالی کی اپوزیشن رہنماؤں سے ملاقاتیں وزیر اعظم جمالی ان دنوں اپوزیشن راہنماؤں سے ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ فضل الرحمٰن اور قاضی حسین کے بعد مخدوم جاوید ہاشمی پاکستان مسلم لیگ (ن) سے ملاقات کی ہے اور پیپلز پارٹی کے مخدوم امین فہیم کو جمالی نے فون کیا ہے اور بعد میں ملاقات کرینگے۔ مخدوم جاوید ہاشمی نے ملاقات کے بعد بتایا کہ خوشگوار ماحول میں ہونے والی اس ملاقات میں جمالی کو واضح بتا دیا ہے کہ ہم ایل ایف او اور باوردی صدر تسلیم نہیں کرتے۔ صدر کا انتخاب پارلیمنٹ کرے گی۔

سیالکوٹ ڈسکہ روڈ پر حادثہ چار ہلاک سیالکوٹ ڈسکہ روڈ پر کار اور مسافر بس کے درمیان تصادم میں سالے بہنوئی سمیت 4۔افراد ہلاک ہو گئے۔ کار گدھے کو بچاتے ہوئے حادثے کا شکار ہوگئی۔

صدر دورہ افریقہ پر تیونس پہنچ گئے صدر جنرل پرویز مشرف تین افریقی ممالک تیونس، الجزائر اور مراکش کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔ چیئرمین سینٹ محمد میاں سومرو قائم مقام صدر کے طور پر ذمہ داریاں سرانجام دے رہے ہیں۔

علماء کے وفد کی بھارت روانگی واہگہ بارڈر کے ذریعہ پاکستانی علماء کا چار رکنی وفد بھارت کیلئے روانہ ہو گیا۔ فضل الرحمٰن اس وفد کی قیادت کر رہے ہیں۔ فضل الرحمٰن نے کہا کہ ہم بھارت کے ساتھ تمام تنازعات خوش اسلوبی سے حل ہونے کے خواہاں ہیں۔

القاعدہ کا رکن امریکہ کے حوالے پشاور میں گرفتار ہونے والے القاعدہ کے اہم رکن عادل الجزیری کو امریکہ کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ گرفتار ہونے والا رکن اسامہ بن لادن کا قریبی ساتھی ہے۔

پاکستان نے جدید بکتر بند گاڑی ''سعد'' تیار کر لی ہیوی انڈسٹریز ٹیکسلا میں ملکی وسائل سے جدید ترین بکتر بند گاڑی ''سعد'' تیار کر لی گئی ہے اور سعودی فوجی وفد کے سامنے اس کا مظاہرہ پیش کیا گیا۔ یہ گاڑی جدید آلات سے لیس ہے اور اس کا انجن 400 ہارس پاور کا ہے اس میں 13 افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے اور ایٹمی اور حیاتیاتی حملوں اور بارودی سرنگوں سے بچاؤ کے ساتھ پانی میں تیرنے کی صلاحیت بھی موجود ہے۔ سعودی عرب کے بری فوج کے وفد نے ٹیکسلا میں اس کی کارکردگی کا مظاہرہ دیکھا۔

سرحد حکومت کی امداد معطل نہیں کی جرمن کے سفارتخانہ کے ذرائع نے کہا ہے کہ جرمنی نے سرحد حکومت کی امداد بند نہیں کی تاہم خواتین کے شیلٹر ہاؤس کی تعمیر کا مسئلہ حل نہ ہوا تو امداد متاثر ہو سکتی ہے۔

منشیات سمگلروں کو سزائے موت انسداد دہشت گردی کی عدالت نے حاجی محمد ایوب آفریدی، سیماب خان اور عاصم زیب کو منشیات کی سمگلنگ کے الزام میں سزائے موت کا حکم سنایا اور دس دس لاکھ روپیہ جرمانہ بھی عائد کیا ہے۔ ملزمان سے چار ہزار کلوگرام چرس پکڑی گئی تھی۔

آسٹریلیا کے پاس نیا ریکارڈ بنانے کا موقع کرکٹ مبصرین نے آسٹریلیا سے ایک دن میں ٹیسٹ میچ جیتنے کی توقع کا اظہار کیا ہے۔ بنگلہ دیش کے خلاف ٹیسٹ میچ میں بنگلہ دیش کو لنچ سے پہلے آؤٹ کرے اور پھر ٹی پر خود کو ڈیکلیئر کر دے اور بعد میں بنگلہ دیش کو دوبارہ آؤٹ کر کے آسٹریلیا ایک نیا ریکارڈ بنا سکتی ہے۔ آسٹریلوی کپتان اسٹیو وا نے کہا کہ ہم بنگلہ دیش کو آسان نہیں لیں گے۔

یاسر عرفات کی نظر بندی فلسطینی وزیر اعظم محمود عباس نے اسرائیل سے مطالبہ کیا ہے کہ صدر یاسر عرفات کو آزادانہ نقل وحرکت کی اجازت دی جائے انہوں نے کہا کہ یاسر عرفات کو کوئی نقصان پہنچا تو امن کا عمل رک جائے گا۔ اور خطے میں ایک نہ رکنے والی جنگ شروع ہو جائے گی ادھر روسی وزیر خارجہ نے بھی اسرائیل سے کہا ہے کہ یاسر عرفات کی نظر بندی ختم کی جائے۔ علاوہ ازیں حماس اور اسلامی جہاد نے بھی مشترکہ طور پر کہا ہے کہ اگر ہمیں غیر مسلح کرنے کی کوشش کی گئی تو اسرائیل سے جنگ بندی ختم کر دینگے۔

امریکہ مطالبہ مسترد بھارت نے اپنے سیکورٹی کونسل کے اجلاس میں عراق میں فوجی بھیجنے کے امریکی مطالبہ کو مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ فوج کی عراق تعیناتی پر غور صرف اقوام متحدہ کی درخواست پر ہو سکتا ہے۔ ایل کے ایڈوانی اور اپوزیشن جماعتوں نے فوج بھیجنے کی مخالفت کی تھی۔

پارلیمنٹ میں بم دھماکہ انڈونیشیا کی پارلیمنٹ کی عمارت میں زوردار بم دھماکہ ہوا جس سے پوری عمارت لرز اٹھی۔ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

عراق میں امریکیوں پر حملے عراق کے دارالحکومت بغداد میں امریکی فوج کے دستے پر راکٹوں سے حملہ کیا گیا۔ جس سے ایک امریکی ہلاک اور 6 زخمی ہو گئے۔ ایک اور بم دھماکے میں 2۔امریکی فوجی ہلاک ہو گئے ایک نامعلوم تنظیم ''اسلامی تحریک برائے القاعدہ'' نے بھی امریکی فوجیوں کو نشانہ بنانے کی دھمکی دے دی بغداد میں ہزاروں کمیونسٹوں نے اتحادیوں کے فوجی دفاتر کے سامنے مارچ کیا۔ فرانس نے مہلک ہتھیاروں کی حقیقت جاننے کیلئے اقوام متحدہ کے اسلحہ انسپکٹروں کو عراق بھیجنے کا مطالبہ کیا ہے۔

ایتھوپیا میں بم دھماکہ ایتھوپیا کے دارالحکومت ادیس ابابا کے ایک ہوٹل میں بم دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں 31۔افراد زخمی ہو گئے۔ تین افراد کی حالت نازک ہے۔

اسرائیلی درخواست مسترد برطانیہ نے عرفات سے تعلقات ختم کرنے کی اسرائیلی درخواست مسترد کر دی اور کہا ہے کہ فلسطینی صدر جمہوری منتخب رہنما ہیں۔

200 مریضوں کے قتل کا اعتراف برطانیہ کی ایک فیملی ڈاکٹر ہیرالڈ شپ مین نے اعتراف کر لیا ہے کہ اس نے اپنے 23 سالہ کیریئر کے دوران اپنے دو سو مریضوں کو ہلاک کیا ہے۔ انکوائری رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اگر پولیس صحیح طریقہ سے تفتیش کرتی تو کم از کم آخری تین مقتولوں کو بچایا جا سکتا تھا۔ جنہیں ڈاکٹر نے تفتیش شروع ہونے کے بعد قتل کیا تھا۔ مذکورہ ڈاکٹر کو اپنے 15 مریضوں کے قتل کے الزام میں 1998 میں ایک جاسوسی کارروائی کے بعد گرفتار کیا گیا تھا۔

امریکی فوج عراق سے نکل جائے ایک گروپ جس کا دعویٰ ہے کہ اس کا تعلق القاعدہ کی عراقی شاخ سے ہے نے کہا ہے کہ عراق میں امریکی فوج پر حملے ان کا گروپ کر رہا ہے۔

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرمہ ڈاکٹر عائشہ خان صاحبہ ماہر امراض جلد مورخہ 19 جولائی 2003ء بروز ہفتہ فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گی۔ یہ سہولت خصوصاً خواتین کیلئے ہے لیکن مرد حضرات بھی ان کے مشورہ سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ ضرورت مند احباب وخواتین پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنا نمبر حاصل کر لیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ فضل عمر ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بھائی بھائی گولڈسمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
دکان 211158 رہائش 214454
0303-6743122 (دکان گلی کے اندر ہے)

پلاٹ برائے فروخت
میں اپنا پلاٹ نمبر 15-16/13 دارالعلوم غربی ربوہ (ملحقہ بیت السلام) فروخت کرنا چاہتی ہوں۔
خواہشمند احباب فون نمبر 04524-212386 اور 051-2275241 پر رابطہ کریں۔

ہر قسم کی جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے
پراپرٹی ہوم اینڈ پراپرٹی سنٹر
پروپرائیٹر: نعیم الرحمٰن
فون دفتر 214930
گھر 211930
الناصر مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ

خوشخبری
اب ہمارے نکالے ہوئے روغن کلونجی، روغن بادام روغن خشخاش، روغن ناریل، کھل بادام، کھل کلونجی اور قدرت کا انمول تحفہ خالص شہد دستیاب ہے۔
رضوان فوڈز۔ رضوان سٹور
محمد ابراہیم اینڈ سنز دارالرحمت وسطی فون 212307

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
★ ریلوے روڈ فون- 214750
★ اقصیٰ روڈ فون- 212515
SHARIF JEWELLERS

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29